٥٨٩٦
20702
۲/۸

باسمہ تعالیٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں
ہماری مسجد میں تعمیر و توسیع کا کام بحمد اللہ جاری ہے
مسجد کا پچھلا حصہ جہاں وضو خانہ ہے (جو حدودِ مسجد میں داخل ہے)
اسکے ایک جانب یعنی اگر قبلہ کی جانب منہ کریں تو دائیں کی
بائیں جانب بالائی منزل ڈال دی گئی ہے اور بوقت ضرورت
جمعہ وغیرہ میں وہاں نماز بھی ادا کی جاتی ہے۔
(جو کہ حدودِ مسجد میں ہے)
مسجد کے متصل کمرے میں بچیوں کا مدرسہ قائم ہے۔
مگر اب بچیوں کی تعداد بڑھ جانے کی وجہ سے اس بالائی منزل کو
بچیوں کے مدرسے کے طور پر استعمال کرنے کی ضرورت پیش آرہی ہے۔
معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا اس بالائی منزل کا حکم مسجد کا ہی ہوگا
اور کیا مخصوص ایام میں اس جگہ خواتین کا آنا درست ہوگا؟
نیز ایسی جگہ خواتین کا مدرسہ قائم کرنے میں کوئی حرج تو نہیں؟
واضح رہے کہ بالائی منزل کی تعمیر کے وقت اُس کو مسجد کا حصہ
بنانے یا نہ بنانے کے حوالے سے انتظامیہ کی کوئی نیت نہ تھی۔

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۷/۲۰۶۰
مورخہ

جزاک اللہ

عمر شفیع
0336-2099219
پتہ: PECHS 6 بلاک 86D. امام احمد روڈ کراچی

تنقیح: سائل نے فون پر بتایا کہ مذکورہ بالائی منزل مسجد کی حدود میں مسجد کے صحن کے اوپر ایک کونے میں تعمیر کی گئی ہے۔)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداًومصلیاً

سوال میں مذکور ہے کہ مذکورہ بالائی منزل مسجد کی حدود میں یعنی صحن مسجد کے اوپر تعمیر کی گئی ہے، لہٰذا یہ بالائی منزل بھی مسجد کے حکم میں ہے اور اس پر مسجد کے احکام لاگو ہونگے، اور اس میں خواتین کا اپنے مخصوص ایام میں آنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ جب کوئی جگہ شرعی لحاظ سے مسجد کے لیے وقف ہو جاتی ہے تو وہ جگہ زمین کے نیچے تحت الثری سے لیکر آسمان تک مسجد بن جاتی ہے۔

نیز بالائی منزل کو مستقل طور پر مدرسہ بنانا جائز نہیں ہے، البتہ بوقت ضرورت عارضی طور اس میں صرف نابالغ بچیوں کو تعلیم دینے کی گنجائش ہے بشرطیکہ مسجد کا تقدس اور احترام برقرار رکھا جائے۔ لیکن بالغ خواتین کو متعدد مفاسد کی وجہ سے مسجد میں تعلیم دینے سے اجتناب کرنا لازم ہے، لہٰذا خواتین کے لئے کسی علیحدہ مقام پر مدرسہ کا انتظام کیا جائے۔ (کذا فی التبویب: ۴۴/۱۳۶۶)

الدر المختار – (۱ / ۶۵۶)

(و) كره تحريما (الوطء فوقه، والبول والتغوط) لأنه مسجد إلى عنان السماء

تبيين الحقائق (۱ / ۱۶۸)

قال – رحمه الله – (والوطء فوقه) أي فوق المسجد والبول والتخلي لأن سطح المسجد مسجد إلى عنان السماء ولهذا يصح اقتداء من بسطح المسجد بمن فيه إذا لم يتقدم على الإمام ولا يبطل الاعتكاف بالصعود إليه ولا يحل للجنب والحائض والنفساء الوقوف عليه ۔

الفتاوى الهندية (۱/ ۱۱۰)

الخياط إذا كان يخيط في المسجد يكره إلا إذا جلس لدفع الصبيان وصيانة المسجد فحينئذ لا بأس به، وكذا الكاتب إذا كان يكتب بأجر يكره وبغير أجر لا، وأما المعلم الذي يعلم الصبيان بأجر إذا جلس في المسجد يعلم الصبيان لضرورة الحر أو غيره لا يكره وفي نسخة القاضي الإمام وفي إقرار العيون جعل مسألة المعلم كمسألة الكاتب والخياط. كذا في الخلاصة.------------------- واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

سلمان صوابی غفراللہ ولوالدیہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۰/رجب المرجب/۱۴۴۰ھ

18/مارچ/۲۰۱۹ء

الجواب صحیح

نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

۱۰/رجب المرجب/۱۴۴۰ھ

18/مارچ/۲۰۱۹ء

الجواب صحیح

بندہ محمود اشرف عثمانی عفی عنہ

۱۰/رجب/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفی عنہ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۷/۲۶۰
مورخہ ۱۴۴۰/۷/۱۲
۲۰۱۹/۳/۲۰

Scanned by CamScanner